

ان الله لا يغير ما بقوم حتى يغيروا ما بانفسهم

تاریخہائے اشاعۃ

۷-۱۴-۲۱-۲۸

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہادر قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

قادیان دار الامان مورخہ ۲۱-فروری سنہ ۱۹۱۰ء مطابق ۱۱ صفر سنہ ۱۳۲۸ہ ہجری المقدس | جلد ۱۴

الحکم کی مفت اشاعت

الحکم کی مفت اشاعت کی تحریک اللہ تعالیٰ کے فضل سے شروع ہوگئی ہے۔ اور الحکم کے سرپرست اور مخلص مربیوں نے نہایت مسرت کیساتھ اسے خوش آمدید کہا ہے۔ الحکم کے لیئے یہ بالکل جائز اور بجا فخر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کے خریداروں میں ایک خاص جوش اور حس رکھی ہے اور وہ ایڈیٹر الحکم کی ہر مبارک تحریک کو کامیاب بنانیکے لئے آمادہ رہتے ہیں ان کی یہ ہمت یہ جوش اور اخلاص دیکھکر مجھے شرم آتی ہے کہ میں ہی اپنے فرض سے قاصر ہوں ورنہ میرے دوست ہر طرح پر میری مدد کو آمادہ ہیں۔ میں ایسے دوستوں کے وجود پر اللہ تعالےٰ کے حضور شکر گزار ہوں اور ان کے لیئے دعا کرتا ہوں کہ وہ دین و دنیا میں بامراد ہوں (آمین)

الحکم کی توسیع اشاعت کی ضرورت پر مجھے کچھ بھی اب کہنے کی حاجت نہیں ہے۔ اگر الحکم کے سرپرست چاہتے ہیں کہ انکا خادم الحکم قومی خدمت نہایت اطمینان اور توجہ سے کر سکے تو وہ اسے افکار سے الگ کرنیکی سعی اور پھر فضل و تائید الٰہی کی دعا کریں ورنہ جب تک یہ مشکلات اور ابتلا ہیں وہ معذور معلوم ہوتا ہے۔ الحکم کا ہر خریدار اگر یہ عہد موثق کرے کہ وہ مہینے میں کم از کم ایک خریدار مہیا کریگا جو پیشگی قیمت بھیجدے تو اس کی اشاعت کا دایرہ بہت جلد وسیع ہو جائے۔ جد و جہد کے دن ہیں اسلیئے آپ لوگ توجہ کریں۔

میں صدر انجمن کے ٹرسٹی صاحبان کو بھی متوجہ کرتا ہوں کہ وہ الحکم کے متعلق اپنا فرض ادا کرنیکی کوشش کرینگے۔ وہ سلسلہ کی انسٹیٹیوشنز کے ناظم ہیں وہ جانتے ہیں کہ الحکم نے سلسلہ کی خدمات میں سب سے اول قدم اٹھایا ہے اسوقت اسکی ضروریات اور مشکلات میں انکا ہاتھ بٹانا لیے محل نہیں بلکہ فرض ہے۔ یہ کالم آیندہ بتائیگا کہ ہمارے معزز دوست کہاں تک اس میری تحریک سے متاثر ہوکر اپنا فرض ادا کرتے ہیں۔

الحکم کی ترتیب یا اسکے متعلق دوسرے مشوروں کا وقت بعد میں انشاء اللہ تعالیٰ آتا ہے۔ اسوقت ضرورت اس امر کی ہے کہ اخبار کی اشاعت کے دایرہ کو خوب بڑھایا جاوے اور اسکی مفت اشاعت کیلئے میں مدد دیجاوے میرے معزز دوست ایڈیٹر الحکم پر حسن ظن رکھتے ہیں کہ وہ اخبار نویسی کے مذاق کو تقسیم میں پیدا کر سکتا ہے اور اخبار نویسی کے فن سے کسیقدر آشنا ہے اسلیئے میں ان سے صرف یہی استدعا کرتا ہوں کہ اگر وہ میرے قلم سے کوئی کام لینا چاہتے ہیں تو میری درخواست کو قبول کر دیں الحکم کی اشاعت بڑھائیں۔

اب میں ذیل میں ان نیکدل بزرگوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جنہوں نے الحکم کی مفت اشاعت کے لئے اسوقت تک چندہ بھیجا ہے۔

(۱) سردار محمد ایوب خان صاحب منٹگمری (۱)

(۲) میر صادق حسین صاحب مختار عدالت (۱)

(۳) شیخ مولا بخش صاحب سرگودہ (۱)

(۴) چودہری محمد حسین صاحب گرداور (۱)

(۵) راجہ نادر خان صاحب نائب تحصیلدار (۱)

(۶) حافظ نور احمد صاحب تاجر (۱)

یہ وہ دوستوں کے معاونین کی فہرست ہے اور اگر کم از کم یہی رفتار رہی تو میں یقین کرتا ہوں کہ الحکم کی مفت اشاعت کا دائرہ بہت جلد وسیع ہو جائیگا۔ اسلئے میں سردست ایک ہزار مفت خریداروں کے چندہ کیلئے اپیل کرتا ہوں۔

مفت اشاعت کے علاوہ چودہری غلام احمد خان صاحب بی اے

مطبع انوار احمدیہ قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی صاحب مالک ایڈیٹر کے چھپکر شایع ہوا

حضرت مسیح موعود مغفور کے کلمات طیبات

طاعون اور اسکا علاج

چونکہ مختلف حصص ملک میں طاعون کی وارداتیں بڑھ رہی ہیں اسلیئے ضروری معلوم ہوتا ہی کہ حضرت کے ملفوظات میں سے اس مضمون کے متعلق اس میں سے کچھ درج کر دیا جاوے (ایڈیٹر)

لفظ رجز جو قرآن شریف میں طاعون کے معنوں پر آیا ہی وہ نتح کیا تہہ اس بیماری کو کہتے ہیں جو اونٹ کے بن ران میں ہوتی ہے اور اس بیماری کی جڑ ایک کیڑا ہوتا ہے۔ جو اونٹ کے گوشت اور خون میں پیدا ہوتا ہے سو اس لفظ کے اختیار کرنیسے یہ اشارہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ طاعون کی بیماری کا بھی اصل سبب کیڑا ہے چنانچہ ایک مقام میں صحیح مسلم میں اسی امر کی طرف کھلی کھلی تائید پائی جاتی ہی کیونکہ اس میں طاعون کا نام نغف رکہا ہے اور نغف لغت عرب میں کیڑے کو کہتے ہیں جو اس کیڑے کے مشابہ ہوتا ہے جو اونٹ کی ناک یا بکری کی ناک سے نکلتا ہے۔ ایسا ہی کلام عرب میں رجز کا لفظ پلیدی کے معنوں پر بھی آتا ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ طاعون کی اصل جڑھ بھی پلیدی ہی ہی اس لیئے رعایت اسباب ظاہر ضروری ہے اور وہ اس طرح پر کہ طاعون کے دنوں میں مکانوں اور کوچوں اور بدرؤں اور کپڑوں اور بستروں اور بدنوں کو ہر ایک پلیدی سے محفوظ رکہا جاوے۔ اور ان تمام چیزوں کو عفونت سے بچایا جائے۔ شریعت اسلام نے جو نہایت درجہ پر ان صفائیوں کا تقید کیا ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں فرمایا والرجز فاھجر یعنے ہر ایک پلیدی سے جدا رہ۔ یہ احکام اس لئے ہیں۔ کہ تا انسان حفظان صحت کے اسباب کی رعایت رکہکر اپنے تئیں جسمانی بلاؤں سے بچاوے۔ عیسائیوں کا یہ اعتراض ہے کہ یہ کیسے احکام ہیں جو ہمیں سمجھ نہیں آتے کہ قرآن کہتا ہے۔ کہ تم غسل کرکے اپنے بدنوں کو پاک رکہو اور مسواک کرو۔ خلال کرو۔ اور ہر ایک جسمانی پلیدی سے اپنے تئیں اور اپنے گہر کو بچاؤ اور بدبوؤں سے دور رہو اور مردار اور گندی چیزوں کو مت کہاؤ۔ اسکا جواب یہی ہے کہ قرآن نے اس زمانہ میں عرب کے لوگوں کو ایسا ہی پایا تہا اور وہ لوگ نہ صرف روحانی پہلو کی رو سے خطرناک حالت میں تہے۔ بلکہ جسمانی پہلو کے رو سے بھی اُن کی صحت نہایت خطرہ میں تہی سو یہ خدا تعالےٰ کا احسان اور تمام دنیا پر احسان تہا کہ حفظان صحت کے قواعد مقرر فرمائے۔ یہانتک کہ یہ بھی فرمایا۔ کہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا یعنے بیشک کہاؤ پیو مگر کہانے پینے میں بیجا طور پر کوئی زیادت کیفیت یا کمیت کی مت کرو۔ افسوس پادری صاحبان اس بات کو نہیں جانتے۔ کہ جو شخص جسمانی پاکیزگی کی رعایت کو بالکل چھوڑ دیتا ہے۔ وہ رفتہ رفتہ وحشیانہ حالت میں گر کر روحانی پاکیزگی سے بھی بے نصیب رہجاتا ہے۔ مثلاً چند روز دانتوں کا خلال کرنا چھوڑ دو۔ جو ایک ادنیٰ صفائی کے درجہ پر ہے۔ تو وہ فضلات جو دانتوں میں پھنسے رہیں گے۔ انہیں سے مردار کی بو آئے گی۔ آخر دانت خراب ہو جائینگے۔ اور انکا زہریلہ اثر معدہ پر گر کر معدہ بھی فاسد ہو جائیگا۔ خود غور کر کے دیکھو کہ جب دانتوں کے اندر کسی بوٹی کا رگ وریشہ یا کوئی چیز پھنسا رہجاتا ہے۔ اور اسی وقت خلال کیا تہہ نکالا نہیں جاتا تو ایک رات بھی اگر رہجائے تو سخت بو اسمیں پیدا ہو جاتی ہے۔ اور ایسی بدبو آتی ہے۔ جیسا کہ چوہا مرا ہوا ہوتا ہے۔ پس یہ کیسی نادانی ہے۔ کہ ظاہری اور جسمانی پاکیزگی پر اعتراض کیا جائے اور یہ تعلیم دیجائے کہ تم جسمانی پاکیزگی کی کچھ پرواہ نہ رکہو نہ خلال کرو۔ اور نہ مسواک کرو اور نہ کبھی غسل کر کے بدن پر سے میل اتارو۔ اور نہ پاخانہ پھر کر طہارت کرو اور تمہارے لئے صرف روحانی پاکیزگی کافی ہے۔ ہمارے ہی تجارب ہمیں بتلا رہے ہیں کہ ہمیں جیسا کہ روحانی پاکیزگی کی روحانی صحت کے لیئے ضرورت ہے۔ ایسا ہی ہمیں جسمانی صحت کے لیئے جسمانی پاکیزگی کی ضرورت ہے۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ہماری جسمانی پاکیزگی کو ہماری روحانی پاکیزگی میں بہت کچھ دخل ہی کیونکہ جب ہم جسمانی پاکیزگی کو چھوڑ کر اسکے بد نتائج یعنی خطرناک بیماریوں کو بھگتنے لگتے ہیں۔ تو اسوقت ہماری دینی فرائض میں بھی بہت حرج ہو جاتا ہے۔ اور ہم بیمار ہو کر ایسے نکمے ہو جاتے ہیں کہ کوئی خدمت دینی بجا نہیں لاسکتے اور یا چند روز دکھ اٹہاکر دنیا سے کوچ کر جاتے ہیں بلکہ بجائے اسکے کہ بنی نوع کی ہمدردی کر سکیں اپنی جسمانی ناپاکیوں اور ترک قواعد حفظان صحت سے اوروں کے لیئے وبال جان ہو جاتے ہیں۔ اور آخر ان ناپاکیوں کا ذخیرہ جسکو ہم اپنے ہاتھ سے اکھٹا کرتے ہیں وبا کی صورت میں مشتعل ہو کر تمام ملک کو کہاتا ہے اور اس تمام مصیبت کا موجب جب ہم ہی ہوتے ہیں کیونکہ ہم ظاہری پاکی کے اصولوں کی رعایت نہیں رکہتے پس دیکھو کہ قرآنی اصولوں کو چھوڑ کر اور فرقانی وصایا کو ترک کر کے کیا کچھ بلائیں انسانوں پر وارد ہوتی ہیں اور ایسے بے احتیاط لوگ جو نجاستوں سے پرہیز نہیں کرتے اور عفونتوں سے اپنے گہروں اور کوچوں اور کپڑوں اور منہ سے دور نہیں کرتے۔ ان کی بے اعتدالیوں کی وجہ سے نوع انسان کے لیئے کیسے خطرناک نتیجے پیدا ہوتے ہیں اور کیسی یکدفعہ وبائیں پہوٹتی اور موتیں پیدا ہوتی ہیں اور شور قیامت برپا ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ لوگ مرض کی دہشت سے اپنے گھروں اور مال اور املاک اور تمام اس جائداد سے جو جانکاہی سے اکٹھی کی تہی دست بردار ہو کر دوسرے ملکوں کی طرف دوڑتے ہیں۔ اور مائیں بچوں سے اور بچے ماؤں سے جدا کیئے جاتے ہیں۔ کیا یہ مصیبت جہنم کی آگ سے کچھ کم ہے؟ ڈاکٹروں سے پوچھو کہ اور طبیبوں سے دریافت کرو کہ کیسی ابتدائی جو جسمانی طہارت کی نسبت عمل میں لائی جائے۔ وبا کے لیئے عین موزون اور مفید ہے یا نہیں۔ پس قرآن نے کیا برا کیا۔ کہ پہلے جسموں اور کپڑوں اور گہروں کی صفائی پر زور دیکر انسانوں کو اس جہنم سے بچانا چاہا جو اسی دنیا میں یکدفعہ فالج کیطرح گرتا اور عدم تک پہنچاتا ہے۔ پہر دوسرے جہنم سے محفوظ رہنے کے لیئے وہ صراط مستقیم بتلایا جو انسانی فطرت کے تقاضا کے عین موافق اور قانون قدرت کے عین مطابق ہے اور ہمیں نجات کی وہ راہ بتلائی جس میں کسی بناوٹی منصوبہ کی بدبو نہیں آتی*

حضرت امیر المومنین سیدنا نور الدین کے ارشادات

استوٰی علی العرش

استوٰی اور عرش دو لفظ ہین جن کے متعلق لغت عرب میں کوئی دقت نہیں صحابہ کرام مین ان کے متعلق کوئی غیر معمولی جھگڑا نہین ہوا مگر متاخرین مین اسپر بڑی بحثیں ہوئی ہین۔

استوٰی کے معنے علیٰ ظہر استقر الفاظ محدود ہوتے ہین اور واقعات غیر محدود اس کے لئے ایک ایک لفظ کے کئی کئی معنی لیے جاتے ہین۔ دیکھو "شے" ہے چیونٹی کے ایک سر پر بھی شے کا لفظ بولا جاتا ہے اور زمین و آسمان پر بھی اور اللہ تعالےٰ پر بھی اسی طرح دیکھو بیٹھنا ہاتھی بھی بیٹھتا ہے انسان بھی بیٹھتا ہے ساہوکار بیٹھ گیا بھی بولتے ہین حلق بیٹھ گیا دیوار بیٹھ گئی مگر ہر بیٹھنے کے جدا جدا معنے ہین پس اللہ لیس کمثلہ شیئٌ اسکا قرار اور بیٹھنا بھی لیس کمثلہ ہی ہے۔ غرض موصوف کے لحاظ سے معنے ہوتے رہتے ہین امام مالک سے کسی نے استوٰی کے معنے پوچھے تو فرمایا المعنی معلوم والکیف مجہول

عرش مخلوق نہین قرآن مجید میں کوئی ایسی آیت نہین جس سے اسکا مخلوق ہونا ثابت ہو بخاری و مسلم موطا طبقہ اول اور ترمذی نسائی ابوداؤد طبقہ ثانی کی کتابوں مین بھی کوئی ایسی حدیث نہین جس سے اسکی مخلوقیت ثابت ہو سکے مین نے ایکدفعہ حضرت امامؑ سے پوچھا کہ رب العرش سے عرش کا مخلوق ہونا معلوم ہوتا ہے۔ یا نہین فرمایا رب العزت بھی آیا ہے۔ تو کیا خدا اپنی صفت ازلی عزت کا بھی خالق ہے؟ پس استوٰی علی العرش کے معنے ہوئے خدا کی تجلیات کاملہ مین کوئی عیب نہین کیونکہ عرش مظہر ہے اس مقام کا جہان اولاً تمام احکام و صفات کاملہ کا اتم طور پر ظہور ہوتا ہے۔ دربار شاہی مین رب سے پہلے احکام صادر ہوتے ہین۔ رفع ابویہ علی العرش کے بھی میرے نزدیک یہی معنے ہیں کہ یوسفؑ اپنے والدین کو دربار شاہی میں لے گئے۔

۲۔ اعتدا فی الدعا، تین قسم ہے۔ ایک چلا کر دعا مانگنا اسلئے فرمایا۔ ادعوا ربکم تضرعاً وخفیةً دوم ایسی طرز کی دعا جو قرآن مجید و سنت نبوی کے خلاف ہو مثلاً ایک شخص جو عہد نبوی مین دعا کرتا تھا۔ اے خدا مجھے بہشت نصیب کر اور اس مین ایسے مکان ہون نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا۔ کہ تو جنت الفردوس مانگ لے ایسا ہی اس قسم کی دعائیں کہ مجھے خدا بنا دے یا عورت بنا دے وغیرہ سوم یہ کہ اللہ تعالیٰ کی باندھی ہوئی حدود کی پرواہ نہ کرنا اور دعا ہی کئے جانا۔

۳۔ فرمایا کہ گناہ تو ہر وقت کا برا ہے۔ مگر وہ گناہ سب سے برا ہے کہ جب کوئی مامور اصلاح کے لیئے آیا ہو تو اسکی اصلاحوں کی مخالفت کیجاوے۔ وہ وقت خاص طور پر توجہ الہی کا ہوتا ہے۔ ولا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحہا

۴۔ فرمایا کہ جس طرح بارش سے پہلے ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا آتا ہے۔ اسی طرح جب کسی راستباز نبی کا نزول ہونا ہوتا ہے تو اس سے پہلے جب اصلاح کے لیئے وہ آتا ہے اسکی نسبت کچھ نہ کچھ تحریک اس قوم مین پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے لا الہ الا اللہ کی تبلیغ کے لئے مبعوث ہونا تھا۔ تو امیہ بن ابصلت۔ زید بن عمر جیسے بت پرستی سے متنفر ہو گئے۔ ہمارے امامؑ نے وفات مسیح پر زور دینا تھا آپؑ سے پہلے سرسید اور آجکل کی تعلیم نے اس مسئلہ کو چھیڑ رکھا تھا۔ صرف اتنا فرق تھا کہ اگر آپ نہ آتے تو لوگ اسلام کی تعلیم پر عیب لگاتے گو اس مسئلہ کو مان لیتے آپ آئے اور بڑے زور سے فرمایا کہ وفات مسیح قرآن مجید سے ثابت ہے وھو الذی یرسل الریح بشراً بین یدیہ رحمتہ ط

۵۔ فرمایا اسوقت روئے زمین پر کوئی اہل سنت والجماعت نہین مگر احمدی جماعت تو وہی ہو گی جس کا امام ہو کیا ہمارے مخالف مسلمان ایک صف مین کھڑے کئے جاوین تو اسکا کوئی امام ہے۔ ہرگز نہین ہاں احمدی جماعت کا خصوصیت سے امام ہے۔ پس اسوقت احمدیوں کے سوائے کوئی اہلسنت والجماعت میں سے نہین۔

۶۔ فرمایا کہ قرآن مجید کے مدبرین عجیب عجیب فوائد ہیں ایکدفعہ کسی نے پوچھا کہ طاعون کے دنوں مین باہر ڈیرا لگانیکا کیا حکم ہے مین نے کہا کہ باہر ڈیرہ لگا لے اور یہ خروج مین داخل نہین کیونکہ سقفاً لبیوتہم سے ظاہر ہے کہ اس شہر کی اردگرد کی زمینیں شہر کے حکم مین ہین۔ ورنہ کوئی بتا دے کہ بارش صرف شہر کے کوٹھوں پر ہوتی ہے۔ اور انہین سے الثمرات نکلتے ہیں۔

۷۔ فرمایا اسلام کی خوبیوں میں سے ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس نے کسی چیز کو مطلق بیفائدہ نہین ٹھہرایا۔ دیکھو والذی خبث لا یخرج الا نکداً میں بتا دیا کہ خبث میں بھی کچھ نہ کچھ مادہ بنت مزور ہے۔ ورنہ خدا کا فعل عبث ٹھہرتا ہے دنیا کی کسی چیز کو کبھی لیست علیٰ شیئٍ بالکل ناکارہ نہ کہو۔ (بدر)

اس بدعت کو روک دو

قرآن شریف کے صرف اردو ترجمہ کی اشاعت کے متعلق پھر ایک آواز اٹھی ہے خدا کا شکر ہے۔ کہ جب ایسی بدعت پھیلنی چاہی ہے الحکم نے اپنی آواز اس کے خلاف اٹھانے مین مخالفت کی پہلے انہین کی فیروزپور سے ایک ترجمہ شائع ہوا تھا اور وکیل ایجنسی نے اس کی اشاعت تاجرانہ رنگ مین کرنی چاہی تو الحکم نے آگاہ کیا معزز وکیل نے فوراً اسے بند کر دیا۔ اب پیسہ اخبار مین پھر ایک اردو ترجمہ بدوں متن باوجود ممانعت و مخالفت علماء ایک شخص چھاپنا چاہتے ہین۔ یہ طریق سخت خطرناک اور گمراہ کن ہے اسلیئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ایسی بدعت کو اپنے اخلاقی و قومی اثر سے روکدین ہاں حامل المتن ترجمہ چھاپنے کے لئے کوئی مخالفت نہیں ہو سکتی بلکہ خوشی سے اس کام کو دیکھا جاتا ہے۔

عاقلے را اشارہ بس است

اطلاع

بوجوہات صرف ۴ ہی صفحہ کا اخبار شائع ہوا ہے

منیجر

آل انڈیا اشاعت اسلام ایسوسی ایشن

روزانہ پیسہ اخبار میں اشاعت اسلام کے سوال پر کبھی کبھی کوئی آرٹیکل نکلتا ہے۔ اور اب جبکہ ندوۃ العلماء کا جلسہ قریب ہے یہ سوال پھر از سر نو تازہ ہوا ہے اور اس سال کے مجدد مولوی شاہ سلیمان صاحب پھلواری ہیں مینے الحکم کی گذشتہ اشاعت میں اس سوال پر کسی قدر روشنی ڈالی ہے اسوقت ۱۹- فروری کا روزانہ پیسہ اخبار میرے سامنے ہے جس میں مندرجہ بالا عنوان سے قاضی سرفراز حسین صاحب دہلوی نے ایک مضمون شائع کرایا ہے میں کیا ہر احمدی اشاعت اسلام کے کام سے جسقدر محبت اور دلچسپی خدا کے فضل سے رکھتا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہے میں اس امر کو تحدیث بالنعمۃ کے طور پر عرض کرتا ہوں۔

اسوقت جبکہ اسلامی دنیا سے متاثر ہو کر ہندوستان کے تمام سلمانوں میں اس تحریک کے اجرا کی کوشش کیجاتی ہے کسقدر شرم کی بات ہے کہ حق کو پوشیدہ کرنیکے لئے یا اس کی طرف سے چشم پوشی کی خاطر ناجائز کوشش ہو۔

قاری صاحب کا ان تمام مساعی جمیلہ کو نظر انداز کر دینا جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے اشاعت اسلام کے متعلق ہو رہی ہیں۔ ایک ناقابل عفو غلطی ہے مجھے یا سلسلہ کے افراد کو اس بات کی ہرگز پرواہ نہیں کہ قاری صاحب یا کوئی اور شخص ہماری خدمات اسلام کی تعریف کرے۔ یا اس مقصد کو لیکر ہم یہ کام کر رہے ہیں۔ لیکن جبکہ ہندوستان کی اسلامی دنیا میں یہ تحریک پیش کیجاتی ہے۔ اور دوسری انجمنوں کا ذکر کرکے ایک خالص اشاعت اسلام کے کام کیلئے ایک انجمن کی ضرورت بتائی جاتی ہے۔ تو پھر جو قوم صرف یہی مقصد اپنے سامنے رکھتی ہے اسکا ذکر نہ کرنا ناواقفی کی دلیل ہے۔ یا اسکی ترمین صافدلی کام نہیں کرتی۔ ہندوستان میں نہیں۔ بلکہ جہانتک میرا علم ہے۔ اسلامی دنیا میں قادیان ہی ایک ایسا مقام ہے اور احمدی قوم ہی ایک ایسی قوم ہے جس کی زندگی اور موت اگر ہے تو اسلام اور اشاعت اسلام وہ اسی لئے جیتی ہے جب تک جیتی ہے اسلام ہی اسکی روح ہے وہی اسکی زندگی اور اسکی زندگی کا مقصد اشاعت اسلام کیا قاری صاحب یا کوئی اور بزرگ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں کوئی انگریزی اخبار یا رسالہ مخصوص اسی کام کے لئے ہے۔ جو اشاعت اسلام کیے اگر ہے تو اسکا نشان دو۔

ریویو آف ریلیجنز کی صدہا کا پیاں ہر مہینے میں یورپ اور امریکہ اور جاپان میں بھیجی جاتی ہیں اور مفت بھیجی جاتی ہیں جسکے مضامین نے یورپ اور امریکہ کے ان خیالات میں حیرت انگیز تبدیلی کی بنیاد رکھدی ہے جو وہ اسلام کے متعلق رکھتے تھے۔

پھر انگریزی میں قرآن مجید کے ترجمہ کا کام باضابطہ شروع ہے۔ ایسا ہی ممالک غیر میں وفود بھیجنے کا سوال ہمارے سامنے ہے۔ جو ایک پہلو سے تو طے شدہ ہے یعنی اسکی ضرورت ہے۔ اور انشاء اللہ ایسے وفود بھیجے جائیں گے۔

اسی طرح ابھی ولایت میں ایک خاص رسالہ چھپایا جا رہا ہے جو ہزاروں کی تعداد میں چھپایا گیا ہے اور لے مفت یا صرف لاگت پر ممالک یورپ اور ایشیا میں پھیلایا جائیگا۔

مدرسہ احمدیہ ایک زبردست اسلامی انسٹیٹیوشن ہے انشاء اللہ ہوگی جب اسکے طلبا نکلیں گے تو خدا کے فضل سے ہمیں یقین ہے کہ وہ ایک نمونہ ہونگے قادیان کے ہائی سکول نے جو ذریت پیدا کی ہے اسنے اپنے نیک اور عملی نمونہ سے دکھایا ہے کہ قادیان نے کیا کام کیا ہے۔ قادیان کی انجمن ارشاد اشاعت اسلام کے لئے جو کچھ کر رہی ہے۔ اور جو جماعت طیار کر رہی ہے اس سے بیرونی دنیا ناواقف ہے۔ یہ ایک انجمن ہے جسنے قرآن شریف کا درس اسطرح پر شروع کیا ہے کہ قرآن مجید پر مخالفین اسلام نے جو اعتراض کئے ہیں انہیں یکجا کرکے انکا جواب دیتے اور وہ لوگ جو اس مجلس میں شامل ہیں انہیں سے ہر ایک کو اس قابل بنایا جاوے

اسی طرح پر سادہ سنگت ایک چھوٹی سی انجمن ہے جو کچھ نہ کچھ اشاعت اسلام کا کام خاموشی سے کر رہی ہے۔

دیانند مت کھنڈن سبھا قادیان ہی کے خادموں کی سعی کا نتیجہ ہے۔ ان سب کے علاوہ اشاعت اسلام کے کام کو مستحکم اور مستقل بنانیکے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی نے وہ بینظیر کام کیا ہے کہ جب آگے چل کر اسلامی دنیا کہانی کی تو اسے معلوم ہوگا اور وہ اشاعت اسلام کے لئے وصایا کا سلسلہ ہے۔

ہر احمدی اپنا فرض سمجھتا ہے کہ اشاعت اسلام کیلئے کم از کم اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرے۔

غرض یہاں کا اوڑھنا بچھونا اسلام اور اشاعت اسلام ہے۔ قادیان جیسے گاؤں سے اشاعت اسلام کی غرض سے دو ماہواری رسالے دو ہفتہ وار اخبار اور ایک پندرہ روزہ پرچہ اردو میں شائع ہوتے ہیں اور ایک انگریزی رسالہ نو سال سے جاری ہے۔

میری غرض ان تفاصیل سے یہ نہیں کہ میں قاری صاحب یا دوسرے لوگوں سے سلسلہ کو کسی قسم کی تعریف کا محتاج پاتا ہوں نہیں بلکہ میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ اگر وہ فی الحقیقت اشاعت اسلام کے لئے صدق دل سے کوئی قدم اٹھانا چاہتے ہیں تو تنگدلی اور بزدلی کے خیالات کو چھوڑ کر اٹھائیں۔ ہم چونکہ اس کام کو پسند کرتے ہیں۔ اسلئے ہر شخص جو یہ کہکر کھڑا ہو کہ وہ خدمت اسلام کرنی چاہتا ہے۔ اسکی جائز تکریم کرنیکو اپنے دل میں جوش پاتے ہیں اور اپنے لئے ان سب کا لیان سن کر بھی کہنے پر

ایدل تو بخاطر ایناں نگہدار

کافر کنند دعوی حب پیمبرم

میں قاری صاحب کی یہ خطرناک فروگذاشت قابل افسوس ہے، خصوصاً ایسی حالت میں کہ وہ بورڈ آف ڈائرکٹرز میں قادیان کی طرف سے ایک ممبر لینا چاہتے ہیں۔ انکا فرض تھا کہ اسلامی دنیا کو قادیان کی اشاعت اسلام کے کام سے پوری انفرمیشن دیتے تاکہ مرکزی کمیٹی کے سوال کا فیصلہ آسان ہوتا۔

میں اس سوال پر شرح وبسط سے بحث کرنا چاہتا ہوں۔ اور چونکہ ندوہ کے اجلاس کے متعلق جو سلسلہ مضامین شروع ہے اسمیں یہ بحث زیادہ بسط سے آسکتی ہے۔ اسلئے انشاء اللہ العزیز ناظرین اگلی اشاعت سے اسکو مبسوط طور پر پڑھیں گے۔ اور اس خیال سے کہ ہماری یہ تحریک عام طور پر پہنچ جاوے اخیر مارچ تک الحکم کی اکیس کاپیاں زاید چھاپکر مفت تقسیم ہوتی رہینگی جو ملک کے سمجھدار اور ذی فہم سلمانوں کے پاس جائینگی یہ زاید خرچ بحالات موجودہ کارخانہ الحکم ہرچند برداشت کرنیکے قابل نہیں مگر وہ اشاعت اسلام کے شیدائی دوستوں سے متوقع ہے کہ وہ اس میں اسکا ہاتھ بٹائینگے۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ مسلمانوں کے فہیم طبقہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے انٹروڈیوس کا یہ بہترین ذریعہ ہے اور اسی ہاتھ سے نہیں دیا جائیگا انشاء اللہ

احمدی راجپوت کیوں خاموش ہیں؟

پچھلے دنوں ہمارے چند معزز احمدی راجپوت بھائیوں نے تجویز کی تھی کہ ان راجپوت ملکوں میں تبلیغ کا کافی انتظام کیا جاوے جہاں آریوں نے فتنہ ارتداد برپا کیا ہے۔ اس تجویز کو نہایت جوش اور سرگرمی کیساتھ پیش کیا گیا تھا چودھری مولا بخش صاحب بھٹی نے بھی پورے زور سے اسکی تائید کی اور ہر طرح سے مدد دینے کے لئے آمادگی ظاہر کی میں جانتا ہوں کہ چودھری مولا بخش صاحب اپنے بھائیوں میں اس تحریک کو بار آور بنانیکے لئے بہت کچھ کرسکتے ہیں مگر اس تحریک کے بعد جو اخبار میں گئی تھی پھر کوئی خبر میرے کان میں نہیں آئی اگر ایسی استقلال اور سرگرمی سے یہ کام کیا جانا تھا۔ تو اس سے بہتر تھا کہ اسکام کا نام بھی نہ لیا جاتا راجپوتوں کی آن پر مٹی ہوئی اور قول مرداں جان دارد کی گردیدہ قوم میں ایک تحریک خود پیدا ہو اور پھر اسکو عملی رنگ نہ دیا جاوے سخت افسوسناک امر ہے۔ میں چودھری غلام احمد خان سکنہ کریام اور چودھری مولا بخش صاحب بھٹی اور چودھری غلام احمد خان صاحب رئیس کاٹھ گڑھ اور چودھری فیروز خان صاحب سکنہ راہوں اور چودھری غلام نادر خان سکنہ سرٹوعہ کی خدمت میں خصوصیت سے التماس کرتا ہوں اور دوسرے احمدی راجپوتوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ بڑے ہی شرم کا مقام ہے۔ اگر اس تحریک کو عملی رنگ میں لانیکے لئے سعی نہ کیگئی اسوقت ایک راجپوت نو مسلم جو خدا کے فضل سے اچھا واعظ ہے ہمارے ہاتھ میں ہے وہ بھی اس خدمت کے لئے انشاء اللہ اگر حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ نے اسکے لئے منظور کر لیا تیار ہو سکتا ہے۔

یہ کام محض باتوں سے نہیں ہوگا۔ بلکہ اسکے لئے ضرورت ہے روپیہ کی چودھری عبد الحی صاحب نے جو تجویز کی تھی کہ ایک ایک مہینے کی تنخواہ اس مقصد کیلئے دیجاوے وہ اس کام میں ابتدا کریں اور سالانہ جلسہ سے پہلے ایک کافی رقم اس غرض کے لئے جمع ہو جانی چاہئیے میری رائے میں بہتر ہوگا اگر ڈیڑھ دو ہزار روپیہ جمع ہو جاوے تو اسے کسی مفید تجارت میں لگا دیا جاوے اور اسکی آمدنی سے اسکام کو مستقل طور پر جاری رکھا جاوے یہ تمام امور بعد میں سوچے جا سکتے ہیں۔

میں دیکھونگا کہ راجپوت احباب اسکا کیا جواب دیتے ہیں جواب سے میری مراد یہ نہیں کہ وہ چند صفحوں کا کوئی مضمون تائید کیلئے بھیجدیں بلکہ یہ کہ وہ اس کام کے جاری کرنیکے لئے روپیہ بھیجدیں چونکہ یہی تحریک پایا

تھا کہ اس تحریک کیلئے روپیہ حضرت خلیفۃ المسیح کے نام بھیجا جاوے تاکہ حضرت کو خصوصیت سے دعا کی تحریک ہو مجھے صرف اطلاع دیجاوے میں امید کرتا ہوں کہ وہ بزرگ جو اس تحریک کے بانی ہیں اس نوٹ کے بعد فوراً روپیہ بھیجدینگے چودھری مولا بخش صاحب اور چودھری عبد الحی صاحب خصوصیت سے توجہ کریں۔

مسلمان بیدار ہو رہے ہیں

اللہ کا شکر ہے کہ مسلمانوں میں بیداری کی روح پیدا ہو رہی ہے۔ ہر جگہ قومیت کی لہر چل رہی ہے۔ اور مسلمانوں نے سمجھ لیا ہے کہ اگر انہیں من حیث القوم زندہ رہنا ہے تو جہانتک اسباب سے تعلق ہے ان اسباب کو حاصل کرنا چاہئیے۔ وہ اسکے لئے سعی کر رہے ہیں انکے ساتھ ہی انکو یہ یاد دلانا ہمارا کام ہے کہ وہ اسباب پر اسقدر نہ تل جاویں کہ خدا کا خانہ خالی رہجاوے اسباب کو پوری سعی اور کوشش سے جمع کریں۔ اور بالآخر اللہ تعالیٰ سے دعا کے ذریعہ فیض اور مدد کو طلب کریں اپنی تدبیروں کو ہی مقدم نہ کرلیں۔ معزز ہمعصر وکیل نے مسلمانوں میں ترقی تعلیم کیلئے ایک خاص انجمن کی بنیاد رکھدی ہے۔ جو بہر حال مسلمان بچوں کے لئے اعانت کا ایک ذریعہ ہوگی۔ اور جہانتک میرا خیال ہے چونکہ یہ انجمن وظائف دیکر اعلیٰ تعلیم تک مسلمانوں کو پہونچانیکے لئے مقصد کرلیا کہ کھڑی ہوئی ہے اسلئے میں کہہ سکتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کا فضل شامل حال ہوا اور انجمن کے محرکین اور ٹرسٹیوں نے اخلاص اور دعاؤں سے کام لیا تو اس ذریعہ سے بمقابلہ کسی خاص انسٹیٹیوشن کو ہاتھ میں لینے کے زیادہ کام ہو سکیگا۔

مثلاً اگر ایک ہائی سکول کھولنے کے لئے انہیں ہزار روپیہ ماہوار اخراجات ہونگے تو کہ نہایت گراں اور کم سود مند ہوگا ہزار روپیہ ماہوار کے کم از کم سو وظیفے دس روپیہ ماہوار کے دیئے جا سکتے ہیں جس سے ایکسال کے اندر کچھ نہیں تو کم از کم چالیس گریجوئیٹ نکل سکتے ہیں الیسے طالب کالجی تعلیم میں لے جائیں بہر حال میں اس انجمن کو شرح صدر سے خیر مقدم کہتا ہوں

بینے مسلم پریس ایسوسی ایشن کی تحریک کی ہے اور میں کہتا ہوں کہ مسلم پریس نے بڑی فراخ حوصلگی سے اسے خیر مقدم کہا ہے پنجاب کے اسلامی لیڈنگ پیپرز کے ایڈیٹروں نے خوشی کیساتھ اس میں شامل ہونا پسند فرمایا۔ اور محمڈن کمیونٹی کے مشہور اور تعلیمیافتہ بزرگوں نے اسکے متعلق بڑی خوش آئند امیدوں کا اظہار کیا ہے خان بہادر محمد شفیع صاحب بیرسٹر ایٹ لا کی چٹھی اور دوسرے بزرگوں کے خطوط میرے لئے حوصلہ افزا ہیں۔

اور میں امید کرتا ہوں کہ عنقریب مسلم پریس ایسوسی ایشن خدا کے فضل سے قائم ہوکر ایک اسلامی قوت کا رنگ اختیار کرلیگی۔ یہ بھی بیداری کے آثار ہیں۔ کہ قادیان کے ساتھ وہ نفرت کم ہو رہی ہے جو اس سے پہلے تھی ورنہ میں خیال نہیں کرتا تھا کہ قادیان سے نکلی ہوئی تحریک کا یوں ...

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق نوٹ اور خبریں

حضرت امیر المومنین کی صحت و عافیت ہمارے لئے فرحت افزا ہے۔ آپ نے فجر کی نماز کے بعد بھی ایک درس قرآن مجید کا جاری کر دیا ہے ایسا ہی حدیث اور حجۃ اللہ البالغہ وغیرہ بہت سے درس جاری ہیں۔

حضرت صاحبزادہ صاحب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سلمہ اللہ الاحد نے بھی بعد مغرب ایک درس قرآن مجید کا شروع فرمایا ہے۔ آپ خدمت دین اور اشاعت اسلام کا جو جوش اپنے سینہ میں رکھتے ہیں وہ اب عملی رنگ اختیار کرتا جاتا ہے اور قوم کے لئے بہت ہی مسرت بخش اور امید افزا ہے۔ اللہ تعالیٰ روح القدس سے آپکی مدد کرے اور حضرت امیر المومنین کی تربیت اور دعاؤں کے پھلوں سے اسلام کا بول بالا ہو۔

سالانہ جلسہ میں اب صرف ایکماہ باقی ہے ریلوے نے اس مرتبہ صرف ڈیوڑھا کرایہ منظور کیا ہے یعنے ڈیوڑھا کرایہ دیکر دونوں طرف کا سفر ہو سکے گا۔ اگرچہ یہ رعایت گذشتہ رعایت کو مد نظر رکھکر بہت خفیف ہے لیکن ہمیں جو شکر گزاری کی تعلیم دیگئی ہے۔ ہم اس سے فائدہ اٹھا کر ریلوے افسران کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ عنقریب اسکے متعلق صدر انجمن کی طرف سے ضروری حالات شائع کئے جائینگے۔

ہمارے مکرم مخدوم حکیم فضل دین صاحب عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں احباب انکے لئے خصوصاً دعا کریں حکیم صاحب بڑے مخلص اور محنتی آدمی ہیں انہوں نے اپنے کتب خانہ کا بڑا حصہ انجمن تشحیذ الاذہان کو وقف کر دیا ہے۔

حکیم صاحب کی علالت مزاج کیوجہ سے لنگرخانہ کا کام کسی دوسرے مستعد اور ہوشیار آدمی کے سپرد کر دینا غالباً حکیم صاحب کی گونہ اعانت ہے۔ وہ اپنے اخلاص اور محبت کیوجہ سے جو سلسلہ کے کاموں کے لئے رکھتے ہیں اگرچہ ابتک کام کر رہے ہیں مگر انکی صحت کی قدر کرنا ہمارا فرض ہے۔

جامع مسجد کے جنوبی پہلو میں کمرہ تیار ہو گیا ہے چھت پڑ رہی ہے جلسہ تک امید ہے کہ یہ کام تیار ہو جائیگا۔ اور مسجد اقصیٰ کا نظارہ اسلامی شوکت کا اظہار ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

بورڈنگ ہوس کی تعمیر کا کام بھی جاری ہو گیا ہے جلسہ

ندوۃ العلماء کا اجلاس دہلی مین

نمبر دوم

گذشتہ نمبر مین مینے بتایا ہی کہ ندوۃ العلماء کے آئندہ اسے اجلاس مین ندوۃ العلماء کو کوشش کرنی چاہیئے کہ وہ دہلی کے مختلف اسلامی مدارس اور مکاتب کو باہم متحد کرکے ایک دارالعلوم کی بنیاد دہلی مین رکہی اور یہ کام فتحپوری کے مدرسہ کی اصلاح سے لیا جاوے کیونکہ یہ مدرسہ ایک عظیم الشان وقف کی آمدنی سے چلایا جارہا ہے اور اسکی مجلس ناظم مین ایسے لوگ داخل ہین جو زمانہ کی ضرورتون سے واقف ہین۔ مختلف مدرسون اور مسجدون کی رونق کو قائم رکھنے کے لئے یہ ہوسکتا ہی کہ ان مدارس کو ایک خاص درجہ تک رکہکر اس دارالعلوم کی شاخین بنا دیا جاوی اور اس طرح پر ان ساجد کی جو رونق ایسے مکتبون کیوجہ سے ہے وہ بہی کم نہ ہوگی اور کام بہی تقسیم ہوجائیگا اور اسکے ساتھ ہی اتحادی مقصد بہی پورا ہوجائیگا مین جانتا ہون کہ بہت سے مدارس کے مہتمم جو ان مدارس کو اپنی گذر اوقات سمجھکر ایک ذریعہ سمجھتے ہین ایسی تجویز کی سخت مخالفت کرینگے اور اس قسم کی سکیم پر عملدرآمد کیلئے سخت مشکلات اور دقتین پیدا کرینگے مگر ایسی باتون کی پرواہ نہین کرنی چاہیئے۔ عام مسلمانون کے ذہن نشین کرنیکی کوشش کرنی چاہیئے کہ اگر ان مدارس کے اجتماع سے ایک بڑا دارالعلوم بنا دیا جاویگا تو وہ زیادہ مفید زیادہ باضابطہ اور نتیجہ خیز ہونیکے علاوہ انفرادی اخراجات کے مجموعہ سے بہت کم میں چل سکیگا اور ان اغراض کے لیئے ضرورت ہوگی بورڈ آف ڈائرکٹرز مین ان لوگونکو شامل کرنیکی جو اپنے وسیع اثر اور رسوخ کے لئے ممتاز ہین مختلف اقوام اور برادریون کے اہل الرائے اور چودہری لوگ اگر اس اتحادی قوت کے اثر سے واقف ہوجائیں تو وہ اپنے اثر سے عوام کو اس طرف مائل کرنیمیں کامیاب ہوجائیں گے عوام مین وحدت کے مذاق کو سرسبز پیدا کرنیکے لیئے مختلف محلون اور اقوام کے چودہریون کے اثر سے قائم اٹھانا چاہیئے اور اگر وہ لوگ جنہون نے مدارس جاری کر رکھے ہین اس سکیم کی طرف متوجہ ہوجائیں تو پہر کہنا ہی کیا ہے؟-

اس مین شک نہین کہ اس سکیم کو جاری کرنے اور لیڈر لوگونکو متوجہ کرنیکے لئے بہت بڑی محنت اور ہمت کی ضرورت ہے۔ تاہم اگر باقاعدہ جد و جہد اس مقصد کے لئے جاری کردیجاوی تو اس مین بہت سہولت پیدا ہوسکتی ہے۔ اور ابھی سے ایک باقاعدہ لیکچرونکا سلسلہ دہلی کی **انجمن معین الندوہ** شروع کری یہ لیکچر شہر کے مختلف حصص میں ہون اور چونکہ انجمن معین الندوہ دہلی کے ناظم میرے مکرم دوست **حکیم حاجی امجد علیخان** صاحب ہین اور انجمن مذکور کے صدر حکیم محمد احمد خان صاحب حاذق الملک حکیم محمد عبد المجید خان صاحب کے صاحبزادے ہین جنکی خدمت مین بہی مجھے ذاتی نیاز حاصل ہی اسلیئے مین امید کرنیکے وجوہات رکھتا ہون کہ وہ اس سکیم پر غور کرکے عملی کارروائی شروع کرنیمیں تامل نہ کرینگے یون بہی ندوہ کے اغراض و مقاصد کی اشاعت اور اہل دہلی کو اسپر متوجہ کرنیکے لئے انہین ضرورت ہے کہ شہر کے مختلف حصون مین مختلف طریقون سے کام کرین اسلیئے اگر اس مقصد کو بہی زیر نظر رکھین تو بہت بڑی کامیابی کی امید ہو سکتی ہے۔

اگرچہ مسلمانون کے مختلف فرقون مین اتحاد ہوجانا ناممکن سا ہورہا ہے۔ اور انکے مدارس اور انجمنون کا ایک ہوجانا سہل نہین تاہم جسقدر بہی اتحاد کی طرف یہ قوم آئے اتنا ہی مفید ہوگا۔

پس پہلا کام جو ندوۃ کو دہلی کے مقامی حالات اور ضروریات کے نیچے کرنا چاہیئے۔ وہ یہ ہے اس سے میری یہ غرض نہین کہ وہ اس ترتیب سے اپنا کام شروع کرے نہیں بلکہ میرا مقصد یہ ہے کہ اس اجلاس میں اس امر کو بہی ملحوظ رکہا جاوے۔

ایسے قومی جلسونکی غرض محض وعظ و نصیحت تک ہی محدود نہین ہونی چاہیئے۔ جو دہ رکہی جاتی ہو بلکہ جہانتک میرا خیال ہی باقیان جلسہ کا اصل مقصد تو قومی معاملات اور ضروریات پر غور کرنا ہوتا ہے۔ اور قوم مین ان ضروریات کا احساس پیدا کرنا ایسی حالت مین مین اہلحدیث کی اس رائے سے متفق ہون کہ ندوہ کے اجلاس میں شامل ہونیوالون کے لیے جو فیس مقرر کیجاتی ہی وہ

غیر ضروری امر ہے۔

ایجوکیشنل کانفرنس یا لیگ کا تتبع اس خاص معاملہ مین درست نہین ہے۔ اسمین شک نہین کہ اس طریق سے کچھ آمدنی ضرور ہوجاتی ہے مگر جو بات ایسے جلسون سے مقصود ہو وہ رہجاتی ہے۔ جو لوگ ممبری کی فیس دیتے ہین اگر انہین یون بہی چندہ کے لئے تحریک کیجاوی تو وہ اپنا ہاتہ دراز کرنیکو ضرور طیار ہونگے بہرحال شمول جلسہ مین فیس کی کو اڑا دینا چاہیئے۔ (باقی تیسرے نمبر مین)

(باقی تیسرے نمبر مین)

دیوسماج پر آریہ سماج کے حملے کی طیاریان

دیوسماج کے آرگن جیون تت مین "آریہ سماج کا بانی اصل روپ مین" کے عنوان سے ایک نیا سلسلہ مضامین کا شروع ہوا ہی ابہی اسکے دو تین ہی نمبر نکلے ہین کہ آریہ سماج کے پنڈال میں کہرام مچگیا ہے اور ارجن نے (جو آریہ سماج کی حمایت کیلیئے نکلا ہی) ایک شور دیا کرکے آسمان سر پر اٹھانا چاہا ہے کہ آریہ سماجین ملکر دیوسماجی اخبار کو قانونی سبق دین گورنمنٹ اسکی ضمانت لے پریس ایسوسی ایشن اس سے معافی منگوائے وغیرہ وغیرہ ارجن کا ایڈیٹر اور اسکے ہمخیال اگر اپنے گرو کے متعلق کچھ سننے کی طاقت نہین رکھتے تو دوسرون پر حملے کیون کرتے ہین جب ارجن کے ایڈیٹر نے دیوسماج کے معزز بانی اور اسکے معزز کرم چاریون پر طرح طرح کی پہبتیاں اڑائی تہین کیا اسوقت اسے یہہ خیال نہ تہا کہ یہ قرضہ معہ سود واپس ملیگا۔ اگر وہ اپنی اور اپنے گرو کی عزت چاہتے ہین تو دوسرون کی عزت کرنا سیکھیں اور اس قسم کی بے صبری سے کام نہ لین۔ ارجن آریہ سماج کو بہڑکانے کی بجائے حوصلہ سے کام لیکر صرف ان الزامات کی تردید کرے جو جیون تت لگاتا ہے۔ پبلک خود سمجھ لیگی کہ اصلیت کیا ہے؟

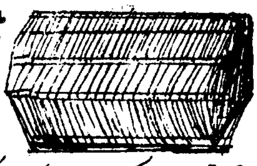
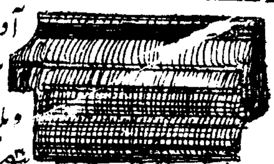
مطبع انوار احمدیہ قادیان میں چھپا

اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف کو مد نظر رکھا گیا ہے۔ اس وقت تک پانچ چھ پارے چھپ چکے ہیں قیمت ہر یک عہ

تفسیر سورہ بقر مکمل عہ تین روپیہ چار آنہ

پنجاب بھر کا سب سے بڑا و مشہور کارخانہ ہارمونیم باجے

سریلے خوشنما پائدار اعلیٰ پالش شدہ واپسی کی شرط بشرطیکہ استعمال نکیا جائے قیمت نہایت ہی ارزان

ہارمونیم سیکھنے کی کتب	ڈبل سر فولڈنگ ہارمونیم باجہ	سنگل سر دستی ہارمونیم باجہ ۴۔ اسٹاپ
چراغ ہارمونیم ۱۲	 ہاتھہ اور پاؤں سے بجتا ہے۔	مبتدیوں کے لئے مفید 
رہبر ہارمونیم ۱۲	خواہ کرسی پر بیٹھکر پاؤں سے بجائیے خواہ فرش پر بیٹھکر ہاتھہ سے قیمت درجہ اول ۴۳	جو شایقین باجہ سیکھنا چاہیں انکو یہی سیکھنا چاہئے
ہارمونیم استاد ۸	درجہ دوم ۳۹ نوٹ ہمراہ فرمائش ایک خط بیرنگ آنا چاہئیں تاکہ ٹیکٹ منگوانے کا علم ہوسکے	اس میں سروں کا ایک سٹ ہوتا ہے قیمت درجہ اول ۱۹ درجہ دوم ۱۶
کلید ہارمونیم ۴		**ڈبل سر دستی ہارمونیم باجہ ۴۔ اسٹاپ**
ہارمونیم درپن ہر دو حصہ ۸		آواز نہایت ہی سریلی و بلند 
ہارمونیم گائیڈ ہر چہار حصہ فی حصہ ۲		اس باجہ میں دو سٹ سروں کے ہوتے ہیں قیمت درجہ اول ۳۴ درجہ دوم ۳۰
ہارمونیم مرمت کرنیکی کتاب ۸		
طبلہ سیکھنے کی کتاب ۸		
ستار سیکھنے کی کتاب ۵		
ملنے کا پتہ		
مسلم ٹریڈنگ کمپنی لمیٹڈ لاہور		

تمام درخواستیں بنام مینیجر ہارمونیم فیکٹری مسلم ٹریڈنگ کمپنی لاہور آنی چاہئیں

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سمان دکھلا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں چلتا ہے ہم پہلے دوا مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ۔ بھلا اس میں بھی کچھ دھوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق اکثر نوجوان مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے میں نے اس امراض کے لئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جسکے چند روزہ استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسل انشاء اللہ تعالےٰ فوراً رفع ہوتی ہے۔ اور ہر قسم کی شکایت کے لئے انشاء اللہ تعالےٰ مفید ہے۔ ہمارا یہ کام نہ تہا کہ لکھہ دیں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول مفت منگائیے۔ پھر اگر شفا ہو۔ تو طلب فرمائیے فی بکس عہ

طلاء طلسمی پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں کی وجہ سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں۔ اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے۔ ہمارے اس طلاء طلسمی سے فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ وہ اکسیر ہے قیمت چھہ ماشہ عصہ

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑہانیوالا قیمت فی تولہ ۸

سنون دندان دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرنیوالا اور دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے۔ قیمت فی بکس ۴

المشتہر

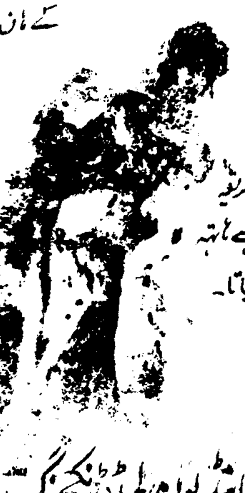
حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڈھ ضلع دہلی

ترجمۃ القرآن

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجھانیکے لئے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے اور یہ التزام کیا ہے کہ ہر مہینے کم از کم ایک پارہ ضرور شایع ہوجاوے متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہوا ہے اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلائل نبوت کو پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے حقایق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنیکی کوشش کیگئی ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائینس دان بھی مزہ اٹھائیں ترجمہ اور نوٹ میں حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید

محب اطفال دوسرا نام اسکاٹس ایملشن

جو ہزاروں لاکہوں شفیق والدین نے اس خدمت کے صلہ میں دیا ہے اس نے انکے بچوں کو تندرست کیا ہے۔ اور ایسا خوش ذائقہ ہے۔ کہ بچے مزے سے اسکو پیتے ہیں وہ بیمار بچوں کو تندرست اور تندرست کو توانا بنا دیتا ہے فروخت کے لئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے



اس نشان ماہی گیر

ایمشن کو میو

اسکاٹ کے طریقہ شناخت

کا نشان ہے ہاتھہ سے

چھوڑا نہیں جاتا۔

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹ

لنڈن